السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں عام طور پر غروب آفتاب کے بعد احتیاطاً دو تین منٹ روزہ افطار کرنے میں انتظار کیا جاتا ہے، اس ''احتیاط'' کی شرعاً کیا حیثیت ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث میں ہے کہ افطاری کا وقت غروب آفتاب ہے اگر کسی شرعی عذر کی بنا پر کبھی کبھار ایک دو منٹ تاخیر ہو جائے تو چنداں حرج نہیں، البتہ احتیاط کے پیش نظر ہمیشہ تاخیر کرنا مکروہ بلکہ ممنوع ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''جب ادھر رات آجائے اور ادھر دن چلا جائے اور سورج بھی غروب ہو جائے تو روزے دار کو روزہ افطار کر دینا چاہیے۔'' [صحیح مسلم، الصیام: ۱۱۰۰]

حضرت ابوعطیہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت مسروق ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے دو ایسے ہیں کہ ایک جلدی روزہ افطار کرتے ہیں اور جلدی نماز پڑھتے ہیں جبکہ دوسرے تاخیر سے روزہ کھولتے ہیں اور نماز بھی تاخیر سے ادا کرتے ہیں۔ (ان میں کون سنت کے مطابق عمل کرتا ہے؟) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت فرمایا کہ جلدی کرنے والا کون ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح عمل کرتے تھے، یعنی ان کا عمل سنت کے عین مطابق ہے۔ دوسرے صحابی حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ہیں۔ [صحیح مسلم، الصیام: ۱۰۹۹]

افطاری جلدی کرنے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ''لوگ اس وقت تک خیر و برکت میں رہیں گے جب تک افطاری کرنے میں دیر نہیں کریں گے۔'' [صحیح بخاری، الصیام: ۱۹۵۷]

ابن حبان کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ غروب آفتاب کے بعد احتیاط کا بہانہ بنا کر دیر کرنا یہود و نصاریٰ کا شیوہ ہے، چنانچہ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ ''یہود و نصاریٰ تاخیر سے افطار کرتے ہیں تم روزہ جلد افطار کیا کرو۔'' [صحیح ابن حبان: ۶/۲۰۹]

بلکہ ایک روایت میں مزید وضاحت ہے کہ ''میری امت کے لوگ اس وقت تک میرے طریقے پر گامزن رہیں گے، جب تک وہ روزہ افطار کرنے کے لئے ستاروں کے چمکنے کا انتظار نہیں کریں گے۔'' [بیہقی: ۴/۲۳۸]

احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا ایک امتیازی وصف بایں الفاظ بیان ہوا ہے کہ وہ افطاری جلدی کرتے اور سحری دیر سے تناول فرماتے تھے۔ [ترمذی، کتاب الصوم]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روزے کے متعلق افطار کا عمل اس قدر جلدی ہوتا کہ آپ دوسروں کے احتیاطی رویہ کو مسترد فرما دیتے، چنانچہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ماہ رمضان میں سفر کر رہے تھے۔ جب سورج غروب ہو گیا تو آپ نے فرمایا: ''سواری سے اتر کر ستو تیار کرو۔'' عرض کیا گیا کہ ابھی تو دن کی روشنی نظر آرہی ہے ذرا تاخیر کر لی جائے تو بہتر ہوگا آپ نے فرمایا: ''سواری سے اتر کر ستو تیار کرو۔'' چنانچہ آپ کے لئے ستو تیار کیے گئے۔ آپ نے انہیں نوش فرمایا، اس کے بعد وہی الفاظ استعمال کئے جو پہلے بیان ہو چکے ہیں۔ [صحیح مسلم، الصیام: ۱۱۰۱]

احادیث کے پیش نظر ہمیں چاہیے کہ جب سورج غروب ہونے کا اطمینان ہو جائے تو روزہ افطار کر دینا چاہیے، احتیاط کے پیش نظر دیر کرنا صحیح نہیں ہے۔ اسے یہود و نصاریٰ کی علامت بتایا گیا ہے۔ [واللہ اعلم بالصواب]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:234